**بسم الله الرحمن الرحيم**

**قرآن سب کے لیے**

**ترجمہ اور تفسیر آسان زبان میں**

**سورۃ الفاتحہ کا تعارف**

**سورۃ الفاتحہ کی وجہ تسمیہ**

* **سورة الفاتحة سمِّيت بذلك؛لأنه افتتح بها القرآن الكريم؛وقد قيل:إنها أول سورة نزلت كاملة. [تفسیر ابن عثیمین]**
* سورۃ الفاتحہ کو یہ نام اس لیے دیا گیا کیونکہ اس کے ساتھ قرآن کریم کا افتتاح کیا گیا ہے
* اور یہ بھی کہا گیاہے کہ سب سے پہلی مکمل سورۃ یہی اتاری گئی تھی۔

**وَسُمِّيَتْ أُمَّ الْكِتَابِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِكِتَابَتِهَا فِي الْمَصَاحِفِ وَيُبْدَأُ بِقِرَاءَتِهَا فِي الصَّلَاةِ [صحیح البخاری]**

اور اس کا نام **أُمَّ الْكِتَابِ** اس لیے رکھا گیا ہے کہ

* مصاحف( قرآن)میں سب سے پہلے اس کو لکھا جاتا ہے
* اور نماز میں بھی قراءت اسی سے شروع کی جاتی ہے۔

**سورۃ الفاتحہ کی فضیلت**

**قرآن کی سب سے افضل سورت**

**عن أنس رضي الله عنه قال كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي مَسِيرٍ فَنَزَلَ رَجُلٌ إِلَى جَانِبِهِ قَالَ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ أَلا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ الْقُرْآنِ ؟ فَتَلا عَلَيْهِ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) [السلسلة الصحيحة :1499]**

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺکسی سفر میں تھے تو ایک آدمی آپ کے پاس اترا ،اس نے بتایا کہ نبی ﷺنے (اس کی طرف) متوجہ ہوکر فرمایا:کیامیں تمہیں قرآن کے افضل (حصے )کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھرآپ ﷺنے اس پر**" الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ "** کی تلاوت کی۔

**سبع مثانی،قرآن عظیم**

* **وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ (الحجر:87)**

اور بلاشبہ یقینا ہم نے تجھے بار بار دھرائی جانے والی سات آیتیں اور بہت عظمت والا قرآن عطا کیا ہے۔

**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمُّ الْقُرْآنِ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ[صحیح البخاری:4704]**

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہےوہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا:ام القرآن(الفاتحہ)ہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے۔

**تورات،زبور اور انجیل میں اس جیسی سورت نہیں**

**عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أُعَلِّمُكَ سُورَةً مَا أُنْزِلَ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا قُلْتُ بَلَى قَالَ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ لَا أَخْرُجَ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ حَتَّى تَعْلَمَهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخَذَ بِيَدِي فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِي حَتَّى بَلَغَ قُرْبَ الْبَابِ قَالَ فَذَكَّرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ السُّورَةَ الَّتِي قُلْتَ لِي قَالَ فَكَيْفَ تَقْرَأُ إِذَا قُمْتَ تُصَلِّي فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ هِيَ هِيَ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُ بَعْدُ [مسند أحمد:21095]**

* ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسی سورت نہ سکھا دوں جس کی مثال تورات، زبور، انجیل، اور خود قرآن میں بھی نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔آپﷺنے فرمایا مجھے امید ہے کہ تم اس دروازے سے نکلنے نہیں پاؤگے کہ اسے سیکھ چکے ہوگے
* پھر رسول اللہ ﷺکھڑے ہوگئے میں بھی ان کے ہمراہ کھڑا ہوگیا آپ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سےباتیں کرنے لگے اور( چلتے چلتے) دروازے کے قریب پہنچ گئے ۔ابی کہتےہیں کہ میں نےآپ ﷺکو یاد دہانی کراتے ہوئے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ!وہ سورت بتا دیجئے جس کے متعلق آپ نے مجھ سے فرمایا تھا۔
* آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو کیا پڑھتے ہو؟ انہوں نے سورۃالفاتحہ پڑھ کر سنا دی۔آپ ﷺ نے فرمایا :یہی ہے یہی وہ سورت ہے اوریہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔

**توحید کی تینوں قسموں پر مشتمل**

* **أنها ـ مع قصرها ـ تشتمل على أنواع التوحيد الثلاثة ، توحيد الربوبية وتوحيد الألوهية وتوحيد الأسماء والصفات .**

**(مدارج السالكين" (1/24-27)**

* باوجود اس کے کہ یہ سورت مختصر ہے لیکن یہ توحید کی تینوں قسمو ں پر مشتمل ہے:
* توحید ربوبیت
* توحید الوہیت
* اور توحید اسماء و صفات۔

**سورۃ فاتحہ ،بندے اور رب کے درمیان تقسیم ہے**

**قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلاَةَ بَيْنِى وَبَيْنَ عَبْدِى نِصْفَيْنِ وَلِعَبْدِى مَا سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ )قَالَ اللَّهُ تَعَالَى حَمِدَنِى عَبْدِى وَإِذَا قَالَ (الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ) قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَثْنَى عَلَىَّ عَبْدِى وَإِذَا قَالَ(مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) قَالَ مَجَّدَنِى عَبْدِى وَقَالَ مَرَّةً فَوَّضَ إِلَىَّ عَبْدِى فَإِذَا قَالَ(إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ)قَالَ هَذَا بَيْنِى وَبَيْنَ عَبْدِى وَلِعَبْدِى مَا سَأَلَ. فَإِذَا قَالَ (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ) قَالَ هَذَا لِعَبْدِى وَلِعَبْدِى مَا سَأَلَ [صحیح مسلم:904]**

* رسول اللہﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ نماز(یعنی سورۃ فاتحہ)میرے اور میرے بندے کےدرمیان نصف نصف تقسیم کر دی گئی ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو وہ مانگے
* جب بندہ **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**  کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری حمد بیان کی ۔
* ور جب وہ **الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف بیان کی۔
* اور جب وہ **مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ** کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی یافرماتا ہے میرے بندے نے( اپنے سب کام)میرے سپرد کر دئیے۔
* اور جب وہ **إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ** کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے کہ یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا ہے ۔
* پھرجب وہ **اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ**  کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرے بندے کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا۔

**اس کو پڑھنے والے کی دعا قبول ہونا**

**عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا جِبْرِيلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِىِّ صلى الله عليه وسلم سَمِعَ نَقِيضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هَذَا بَابٌ مِنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ إِلاَّ الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ هَذَا مَلَكٌ نَزَلَ إِلَى الأَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ إِلاَّ الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِىٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا إِلاَّ أُعْطِيتَهُ [مسلم: 1913]**

* ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دوران کہ جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک انہوں نے اوپر سے ایک آواز سنی تو آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا تو (جبریل علیہ السلام نے) فرمایا کہ یہ آسمان کا ایک دروازہ ہے جسے صرف آج کے دن کھولا گیا اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا
* پھر اس سے ایک فرشتہ اترا تو(جبریل علیہ السلام نے)فرمایا کہ یہ فرشتہ جو زمین کی طرف اترا ہے یہ آج سے پہلے کبھی نہیں اترا ،
* پھر اس( فرشتے) نے سلام کیا اور کہا کہ آپ کو ان دو نوروں کی خوش خبری ہو جو آپ کو دئیے گئے اور آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے ایک سورة الفاتحہ اور دوسری سورة البقرہ کی آخری آیات۔
* جب بھی آپ ان دونوں میں سے کوئی بھی دعائیہ جملہ پڑھیں گے تو آپ کو(مانگی ہوئی) چیز ضرور عطا کر دی جائے گی ۔[جیسے یہ کہنا **اهدنا الصراط المستقيم** اور یہ کہنا **غفرانك** اور اسی جیسے اور جملے ۔اور جن جملوں میں سوال نہیں ہے اور وہ اللہ کی تعریف پر مشتمل ہیں تو ان پر ثواب ملے گا (جیسے یہ **الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ**)[

**لازمی شفا دینے والی سورت**

**عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا فِي مَسِيرٍ لَنَا فَنَزَلْنَا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ إِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ وَإِنَّ نَفَرَنَا غَيْبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مَا كُنَّا نَأْبُنُهُ بِرُقْيَةٍ فَرَقَاهُ فَبَرَأَ فَأَمَرَ لَهُ بِثَلَاثِينَ شَاةً وَسَقَانَا لَبَنًا فَلَمَّا رَجَعَ قُلْنَا لَهُ أَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً أَوْ كُنْتَ تَرْقِي قَالَ لَا مَا رَقَيْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْكِتَابِ [صحیح البخاری:5007]**

* ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں تھے توہم نے( ایک قبیلے کے نزدیک) پڑاؤ کیا۔وہاں ایک لونڈی آئی اور کہنے لگی کہ قبیلے کے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا ہےاور ہمارے قبیلے کے مرد موجود نہیں ہیں کیا تم میں سے کوئی دم کرنے والا ہے؟
* ہم میں سے ایک شخص اس کے ساتھ جانے کے لیے کھڑا ہوا،حالانکہ ہم اسے دم کرنے والا خیال نہیں کرتےتھے،چنانچہ اس نے دم کیا تو سردار تندرست ہوگیااور اس نےاسےتیس بکریاں دینے کا حکم دیا،نیز ہمیں دودھ بھی پلایا۔
* جب وہ شخص واپس آیا توہم نےاس سے پوچھا:کیا تم اچھی طرح دم کرنا جانتے ہو؟یا تم دم کرتے ہو؟اس نے کہا:میں نے توصرف ام الکتاب )سورۃ الفاتحہ( پڑھ کر اس پردم کردیا تھا۔

**ہر بیماری سے شفا دینے والی سورت**

* **ابن قیم نے کہا**: مجھے کچھ ایسی بے قرار کرنے والی تکالیف لاحق ہوتی تھیں کہ قریب تھا کہ ان تکالیف کی وجہ سے میری حرکت ہی رک جاتی،یہ تکالیف دورانِ طواف اور طواف کے علاوہ بھی لاحق ہوجاتیں تو میں فوری طور پر سورۃ الفاتحہ پڑھتا اور اسے اپنی تکلیف والی جگہ پر لگاتا تو وہ تکلیف ایسے ہوجاتی جیسے کہ کوئی کنکری ہو جو نیچے گر گئی ہو۔میں نے کئی بار اس کا تجربہ کیا۔**"[مدارج السالكين" (1/ 58)]**

**تعوذکی اہمیت**

**قرآن پڑھنے سے پہلے تعوذ پڑھنے کا حکم**

* **فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (النحل:98)**

پھر جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود سے  اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔

**نبیﷺکا قراءت سے قبل تعوذ پڑھنا**

**عن أبي سعيد الخدري أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول قبل القراءة أعوذ بالله من الشيطان الرجيم [الأوسط لابن المنذر] صحیح**

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیﷺقراءت سے پہلے یہ کہا کرتے تھے ۔**أعوذ بالله من الشيطان الرجيم**

**تعوذ پڑھنے میں حکمت**

* **فإذا أردت القراءة لكتاب الله الذي هو أشرف الكتب وأجلها وفيه صلاح القلوب والعلوم الكثيرة فإن الشيطان أحرص ما يكون على العبد عند شروعه في الأمور الفاضلة فيسعى في صرفه عن مقاصدها ومعانيها.فالطريق إلى السلامة من شره الالتجاء إلى الله، والاستعاذة به من شره [تفسیر السعدی]**
* اور جب آپ اللہ کی کتاب کی قراءت کا ارادہ کریں جو کہ تما م کتابوں سےزیادہ اشرف اور زیادہ عظیم ہے
* جس میں دلوں کی اصلاح ہے اور
* جس میں بہت زیادہ علوم ہیں
* توجب انسان فضیلت والے کام شروع کرتا ہے تو شیطان اس کے خلاف بہت زیادہ حریص ہوتا ہے
* شیطان انسان کو (اس فضیلت والے کام یعنی قرآن کے) مقاصد اور اس کے معانی سے پھیرنے کی کوشش کرتا ہے
* تو اس کے شر سے سلامتی کا جو طریقہ ہے وہ اللہ کی بارگاہ میں التجا کرنا اور اللہ تعالیٰ سے اس کے شر پناہ مانگنا ہے۔

**اللہ سے پناہ طلب کرنے کا فائدہ**

* انسان چونکہ شیطان سے مقابلہ کرنے سے عاجز ہے تو جب و ہ اللہ کی پناہ طلب کرتا ہے تو گویا وہ ایک مضبوط سہارے کا پکڑلیتا ہے جو شیطان کے مقابلے میں اسے کفایت کرنے والا ہے ۔ اور بندے کی حفاظت کرنے والا ہے ۔ **.[الصلاة من کلام ابن القیم]**

**شیطان کو برا بھلا کہنے کی بجائےاس کے شر سے پناہ مانگنا**

**عن أبي هريرة مرفوعا:لا تسبوا الشيطان وتعوذوا بالله من شره [السلسلة الصحيحة :2422]**

**ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سےمرفوع روایت ہےکہ( رسول اللہﷺنے فرمایا)تم شیطان کو برا بھلا مت کہو، بلکہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔**

**تفسیرسورۃ الفاتحہ**

**بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (1)**

**شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے**

**بسم اللهسورۃ فاتحہ کی ایک آیت ہے**

**قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قرأتم الحمد لله فاقرءوا : بسم الله الرحمن الرحيم إنها أم القرآن و أم الكتاب و السبع المثاني و بسم الله الرحمن الرحيم إحداها (السلسلة الصحيحة :1183)**

رسول اللہ ﷺنے فرمایا جب تم **الحمد لله** پڑھو تو **بسم الله الرحمن الرحيم** پڑھا کرو کیونکہ یہ سورت "ام القرآن، ام الکتاب اور سبع مثانی"ہے اور **بسم الله الرحمن الرحيم** اس کی ایک آیت ہے۔

**اللہ کے نام کی اہمیت و فضیلت**

**اللہ کا نام لینا برکت کا باعث**

* **تَبَارَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (الرحمن:78)**

بہت برکت والا ہے تیرے رب کا نام جو بڑی شان اور عزت والا ہے۔

**عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّا نَأْكُلُ وَمَا نَشْبَعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَأْكُلُونَ مُفْتَرِقِينَ اجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيهِ. [مسند أحمد : 16078]**

وحشی بن حرب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ( ایک مرتبہ)ایک شخص نے نبىﷺسے کہا کہ ہم کھانا تو کھاتے ہیں لیکن ہم سیر نہیں ہوتے۔ آپﷺنے فرمایا کہ شاید تم الگ الگ کھاتے ہو، اپنے کھانے پر جمع ہو جایا کرو اور کھانے کے وقت اللہ تعالی کا نام لیا کرو وہ تمہارے لیے اس )کھانے (میں برکت ڈال دے گا۔

**اللہ کا نام لینے سے کسی چیز کا تکلیف نہ پہنچا سکنا**

**عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ [مسند أحمد:446]**

ابان بن عثمان اپنے والد سے روایت کرتےہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ )دعا (پڑھ لیا کرے اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ **بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ** اﷲکے نام سے ، وہ ذات کہ اس کے نام سے کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں ،نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سنتا ہے اور خوب جانتا ہے ۔

**اللہ کا نام لینے سے حفاظت کا ملنا**

**عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمْ نُبَاحَ الْكِلَابِ وَنُهَاقَ الْحَمِيرِ مِنْ اللَّيْلِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا تَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَقِلُّوا الْخُرُوجَ إِذَا هَدَأَتْ الرِّجْلُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبُثُّ فِي لَيْلِهِ مِنْ خَلْقِهِ مَا شَاءَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا أُجِيفَ وَذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَأَوْكِئُوا الْأَسْقِيَةَ وَغَطُّوا الْجِرَارَ وَأَكْفِئُوا الْآنِيَةَ. [مسند أحمد : 14283]**

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا :جب تم رات کو کتے کے بھونکنے یا گدھے کی ہینکنے کی آواز سنو تو اللہ کی پناہ طلب کیا کرو کیونکہ وہ جو کچھ دیکھتے ہیں وہ تم نہیں دیکھتے۔ جب لوگ سو جاتے ہیں تو باہرنہ نکلا کرو کیونکہ اللہ عزوجل رات کے وقت اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتا ہےپھیلا دیتاہے ا ور اللہ کا نام لے کر دروازے بند کیا کرو کیونکہ شیطان وہ دروازہ نہیں کھولتا جسے اللہ کا نام لے کر بند کیا گیاہو اور مشکوں کو تسمے سے باندھ دو، مٹکوں کو ڈھانپ دو اور برتنوں کو اوندھا کر دو ۔

**اللہ کا نا م نہ لینے کا نقصان**

**عن ابن عباس مرفوعا قال إبليس كل خلقك بينت رزقه ففيما رزقي قال فيما لم يذكر اسمي عليه (السلسلة الصحيحة 708)**

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے کہ ابلیس نے کہا :(اے رب)تو نے اپنی ساری مخلوق کا رزق واضح کردیا ہے ،تو میرا رزق کس میں ہے؟تو اللہ نے فرمایا :ہر اس چیز میں جس پر میرا نام نہ لیا جائے(وہ تیرا رزق ہوگا)۔

**قیامت کے دن حسرت کا باعث**

**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ** ﷺ**مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا فَلَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً وَمَا مِنْ رَجُلٍ مَشَى طَرِيقًا فَلَمْ يَذْكُرْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً وَمَا مِنْ رَجُلٍ أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ فَلَمْ يَذْكُرْ اللَّهَ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً [مسند أحمد:9583]**

رسول اللہﷺ نے فرمایا:جو لوگ کسی جگہ پر مجلس کریں لیکن اس میں اللہ کا ذکرنہ کریں وہ ان کے لئے (قیامت کے دن )باعث حسرت ہوگی اور جو آدمی کسی راستے پر چلتے ہوئے اللہ عزوجل کا ذکرنہ کرے وہ چلنا بھی (قیامت کے دن )اس کے لئے باعث حسرت ہوگا اور جو آدمی اپنے بستر پر آئے لیکن اللہ کا ذکرنہ کرے وہ بھی اس کے لئے باعث حسرت ہوگا۔

**"بسم الله" پڑھنے کے مواقع**

**ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنا**

**عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَجْنَحَ اللَّيْلُ أَوْ قَالَ جُنْحُ اللَّيْلِ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنْ الْعِشَاءِ فَخَلُّوهُمْ وَأَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَأَوْكِ سِقَاءَكَ وَاذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَخَمِّرْ إِنَاءَكَ وَاذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ شَيْئًا] صحيح البخاري : 3280[**

نبی ﷺ نے فرمایا : جب رات کی تاریکی چھانے لگے یا کہا کہ رات کا ایک حصہ)چھانے لگے( تو اپنے بچوں کو (گھر میں)روک لو، کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں ۔ پھر جب عشاء کے وقت میں سے ایک گھڑی گزر جائے تو انہیں چھوڑ دو ۔پھر اللہ کا نام لے کر اپنا دروازہ بند کرلو۔ اللہ کا نام لے کر اپنا چراغ بجھا دو، اور اللہ کا نام لے کرپانی کے برتن ڈھک دو، اور دوسرے برتن بھی اللہ کا نام لے کر ڈھک دو (اور اگر ڈھکن نہ ہو)تو اس کے اوپرکوئی چیز ہی رکھ دو۔

**کھانا کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا**

**عَنْ عَائِشَةَ رضى الله عنها أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ « إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فَإِنْ نَسِىَ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ تَعَالَى فِى أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ ».[سنن ابی داود:3769]**

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا :تم میں سے جب کوئی کھانا کھانے لگے تو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لے ،پھراگر شروع میں اللہ تعالی کا نام لینا بھول جائے تو چاہیے کہ یوں کہے **بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ** ، اللہ کے نام سے اس(کھانے) کے شروع میں اور آخر میں بھی۔

**لباس اتارتے وقت بسم اللہ پڑھنا**

**عن أنس مرفوعا:ستر ما بين أعين الجن وعورات بني آدم إذا وضع أحدهم ثوبه أن يقول:بسم الله[صحيح الجامع الصغير: 3610]**

انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہےکہ جنوں کی آنکھوں اور بنی آدم کی شرمگاہوں کا پردہ یہ ہے کہ جب ان میں سےکوئی اپنے کپڑے اتارے تو **بِسْمِ اللَّهِ** پڑھ لے۔

**بیت الخلاء جاتے وقت بسم اللہ پڑھنا**

**عن علي قال:قال رسول الله ﷺ ستر ما بين أعين الجن وعورات بني آدم إذا دخل أحدهم الخلاء أن يقول بسم الله [صحيح الجامع الصغير: 3611]**

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺنے فرمایا :جنوں کی آنکھوں اور بنی آدمکی شرمگاہوں کا پردہ یہ ہے کہ جب ان میں سےکوئی بیت الخلاء جائے تو **بِسْمِ اللَّهِ** پڑھ لے۔

**عن أنس مرفوعا كان إذا دخل الكنيف قال بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ[صحيح الجامع الصغير:4714]**

انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہےکہ جب آپﷺکسی اوٹ والی جگہ میں داخل ہوتے تو فرماتے **بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ** اللہ کے نام سے،اے اللہ !میں تیری پناہ میں آتا ہوں ناپاک جنوں سے اور ناپاک جننیوں سے۔

**سوار ہوتے وقت بسم اللہ کہنا**

**عن أبي لاس الخزاعي رضي الله عنه قال حملنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على إبل من إبل الصدقة ضعاف للحج فقلنا يا رسول الله!ما ترى أن تحملنا هذه فقال ما من بعير إلا على ذروته شيطان فاذكروا اسم الله إذا ركبتموها كما أمركم، ثم امتهنوها لأنفسكم  فإنما يحمل الله .** **[السلسلة الصحيحة :2271]**

 ابولاس خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہﷺنے ہمیں حج کے لیے صدقہ کے اونٹوں میں سے ایک کمزور اونٹ پر سوار کیا، تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ!ہمیں لگتا ہے کہ یہ(اپنی کمزوری کے سبب) ہمارا( بوجھ)نہیں اٹھا سکے گا۔توآپ ﷺنے فرمایا :ہر اونٹ کے کوہان پرایک شیطان ہوتا ہے، جب تم اس پر سوار ہونے لگو تو اللہ کا نام لے کر سوار ہو جیسا کہ تمہیں حکم دیا گیا ہے، پھر اسے اپنے قابو میں کرلو، اللہ اسے سواری کے قابل بنادے گا۔

**گھر میں داخل ہوتے وقت**

**عن جَابِر قال سمعت رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ حِينَ يَدْخُلُ وَحِينَ يَطْعَمُ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عَشَاءَ هَاهُنَا وَإِنْ دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمْ الْمَبِيتَ وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عِنْدَ مَطْعَمِهِ قَالَ أَدْرَكْتُمْ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ . [مسند أحمد : 14729]**

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہﷺ کو فرماتے سنا:جب آدمی اپنے گھرمیں داخل ہوتا ہے تو وہ داخل ہوتے وقت اور کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ آج تمہارے لئے اس گھر میں نہ رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ ہی رات کا کھانا ہے ۔ اور اگروہ داخل ہولیکن اپنے داخل ہوتے ہوئے اللہ کا نام نہ لےتو کہتا ہے :تم نے رات گزارنے کی جگہ پالی اور اگر اپنے کھانا کھانے کے وقت اللہ کا نام نہ لےتو (شیطان ) کہتا ہے تم نے رات گزارنے کی جگہ اور رات کا کھانا پا لیا ۔

**رات سوتے وقت بسم اللہ پڑھ کر بستر جھاڑنا**

**أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيُسَمِّ اللَّهَ فَإِنَّهُ لاَ يَعْلَمُ مَا خَلَفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ**  **[صحيح مسلم :7067]**

رسول اللہ ﷺنے فرمایا جب تم میں سے کوئی ایک اپنے بستر پر جائے تواسے چاہیے کہ وہ اپنے تہبند کا کونا پکڑےاور اس سےاپنا بستر جھاڑے اور بسم اللہ پڑھے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کون اس کے بعد اس کے بستر پرآیا۔

**أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ [مسلم:7062]**

نبیﷺجب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے، تو فرماتے **اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ أَمُوتُ**۔اے اللہ تیرے نام کے ساتھ میں زندہ ہوتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ میں مرتا ہوں ۔

**تکلیف کے وقت بسم اللہ کہنا**

**عن جابر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو قلت بسم الله لطارت بك الملائكة والناس ينظرون إليك قاله لطلحة حين قطعت أصابعه فقال حس [السلسلة الصحيحة : 2796]**

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ(جب غزوہ احد میں)طلحہ رضی اللہ عنہ کی انگلی کٹی تو انہوں نے کہا "**حس**" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اگر تم بسم اللہ کہتے تو فرشتے تمہیں اٹھالیتے اس حال میں کہ لوگ تمہیں دیکھ رہے ہوتے۔

**درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ کر بسم اللہ پڑھنا**

**عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِى الْعَاصِ الثَّقَفِىِّ أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَجَعًا يَجِدُهُ فِى جَسَدِهِ مُنْذُ أَسْلَمَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِى تَأَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ ثَلاَثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ [صحیح مسلم:5867]**

عثمان بن ابوعاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہﷺسے درد کی شکایت کی جسے وہ اپنے جسم میں محسوس کرتے تھے جب سے وہ مسلمان ہوئے۔ تو رسول اللہﷺنے ان سے فرمایا: اپنا ہاتھ اس جگہ رکھو جہاں تم اپنے جسم سے درد محسوس کرتے ہو اور تین مرتبہ **بِاسْمِ اللَّهِ** کہو اور سات مرتبہ یہ پڑھو۔**أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ** میں اللہ کی ذات اوراس کی قدرت سے ہر اس چیز سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں خوف کرتا ہوں۔

**ہمبستری کے وقت**

**عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَبْلُغُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبْ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَقُضِيَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ لَمْ يَضُرُّهُ**  **[صحیح البخاری:141]**

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ، وہ اس حدیث کو نبی ﷺ تک پہنچاتے تھے کہ آپ نے فرمایا:جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئےتو کہے **بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبْ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا** ”اللہ کے نام کے ساتھ ۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور شیطان کو اس چیز سے دور رکھ جو تو (اس جماع کے نتیجے میں) ہمیں عطا فرمائے۔“(یہ دعا پڑھنے کے بعد )میاں بیوی کو جو اولاد ملے گی اسے شیطان نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

**کسی خط کے آغاز میں**

**عن نافع قال كانت لابن عمر حاجة إلى معاوية، فأراد أن يكتب إليه، فقالوا: ابدأ به! فلم يزالوا به حتى كتب : "(بسم الله الرحمن الرحيم) إلى معاوية".[صحيح الأدب المفرد:861]**

نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر کو معاویہ سے کوئی کام تھا ،تو انہوں نے معاویہ کو خط لکھنا چاہا ،لوگوں نے کہا :شروع میں ان ہی کا نام لکھیں،لوگ بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے لکھا **بسم الله الرحمن الرحيم** ،معاویہ کی طرف ۔

**میت کو دفناتے وقت**

**عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ إِذَا وَضَعَ الْمَيِّتَ فِى الْقَبْرِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ [سنن أبي داود:3215]**

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ جب میت کو قبر میں اتارتے ،تو فرمایا کرتے **بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ** اللہ کے نام سے اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر ۔

**الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (2)**

**سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو رب ہے تمام جہانوں کا۔**

**" الْحَمْدُ " کا معنی**

* **{ الحمد } وصف المحمود بالكمال مع المحبة، والتعظيم؛ الكمال الذاتي، والوصفي، والفعلي؛ فهو كامل في ذاته، وصفاته، وأفعاله؛ ولا بد من قيد وهو "المحبة، والتعظيم [تفسیر ابن العثیمین]**
* **الحمد** کا مطلب ہے محبت اور تعظیم کے ساتھ محمود کا کامل وصف بیان کرنا ۔
* پس اللہ سبحانہ وتعالی اپنی ذات ، اپنی صفات اور اپنے افعال میں میں کامل ہے ۔
* حمد میں محبت اور تعظیم کی قید ضروری ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ۔ (یعنی حمد وہی کہلائی جائے گی جس میں محبت و تعظیم شامل ہو )۔

**" الْحَمْدُ "کے معنی میں وسعت**

* **و"أل" في { الحمد } للاستغراق: أي استغراق جميع المحامد.. [تفسیر ابن العثیمین]**

**الحمد** میں **"أل"**استغراقکےلیےہے یعنی یہ اپنے اندر ہر طرح کی حمد کو سمیٹ لیتاہے۔

**اللہ کے لیے سب تعریف**

**اللہ کے لیے تعریف ہے جو رب ہے**

* **فَلِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (الجاثية:36)**

پس تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو آسمانوں کا رب ہے اور زمین کارب ہے اور سارے جہان والوں کا رب ہے۔

**دنیا وآخرت میں تعریف کا حقدار**

* **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ (سبأ:1)**

سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے اسی کا ہے اور آخرت میں بھی سب تعریف اسی کے لیے ہے اور وہی کمال حکمت والا، ہر چیز کی خبر رکھنے والا ہے۔

* **وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (القصص:70)**

اور وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کے لیے دنیا اور آخرت میں سب تعریف ہے اور اسی کے لیے حکم ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

**اسی کے لیےبے شمار تعریف**

**عن عبد الله بن أبي أوفى، عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه كان يدعو: "اللهم لك الحمد ملء السماوات وملء الأرض، وملء ما شئت من شيء بعد ... [صحیح الادب المفرد:684/529]**

عبد اللہ بن ابی اوفی سےمروی ہے کہ نبی ﷺکہا کرتے تھے **اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ...** اے اللہ ! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے جس سے کہ آسمان بھر جائیں اورزمین بھر جائے اور اس کے بعدہر وہ چیز جسے تو چاہے کہ وہ بھر جائے۔

**اللہ کی تعریف بیان کرنے کی اہمیت**

**کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی حمد کرتا ہے**

* **وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ (الاسراء:44)**

اور کوئی بھی چیز ایسی نہیں جو اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کر رہی ہو۔

**آدم** علیہ السلام**کے پہلے الفاظ**

**عن أنس مرفوعا لما نفخ الله في آدم الروح ، فبلغ الروح رأسه عطس فقال الحمد لله رب العالمين فقال له تبارك وتعالى: يرحمك الله . [السلسلة الصحيحة : 2159]**

انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہے کہ جب اللہ نے آدم میں روح پھونکی اور روح جب ان کے سر تک پہنچی تو انہوں نے چھینک ماری اور کہا : **الحمد لله رب العالمين** ۔تواللہ تبارک وتعالی نے ان سےفرمایا: **يرحمك الله،**اللہ تجھ پر رحم کرے۔

**دنیا سے جاتے ہوئے مومن کے الفاظ**

**عَنِ ابْن عبَّاسٍ مَرْفُوْعاً إن المؤمنَ بكل خير على كل حال إن نفسه تخرج من بين جنبيه وهو يحمد الله عز وجل . [السلسلة الصحيحة : 1632]**

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت ہےکہ یقینا مومن کے ہر حال میں خیر ہے ،اس کی جان اس کے دو نوں پہلوؤں سے نکل رہی ہوتی ہے اس حال میں کہ وہ اللہ عزوجل کی تعریف کررہا ہوتا ہے۔

**اہل جنت کے الفاظ**

* **وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (يونس : 10)**

اور ان کا خاتمہ کلام یہ ہوگا کہ ''سب طرح کی تعریف اس اللہ کے لئے ہے جو سب جہانوں کا رب ہے"۔

**دعامانگنے کے آداب"اللہ کی حمدسے آغازکرنا"**

**عن ابن مسعود قال:إذا أراد أحدكم أن يسأل؛ فليبدأ بالمدحة والثناء على الله بما هو أهله،ثم ليصل على النبي ﷺ ،ثم ليسأل بعد؛ فإنه أجدر أن ينجح. [السلسلة الصحيحة: 3204]**

ا بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:جب کوئی آدمی(اللہ سے)سوال کرنے کا ارادہ کرے تو پہلے وہ اللہ کی ایسی حمد و ثنا بیان کرے جو اس کے لائق ہے،پھر نبی ﷺپر درود بھیجے، اس کے بعد دعا کرےپس( اس طرح کرنے سے) ممکن ہوگا کہ وہ کامیاب ہو جائے(اور اپنی مطلوبہ چیز پالے)۔

**اللہ کی تعریف بیان کی فضیلت**

**اللہ تعالی کا سب سے زیادہ حمد کو پسند کرنا**

**عن الأسود بن سريع [ قال كنت شاعراً، فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم] قلت يا رسول الله! إني مدحت ربي عز وجل بمحامد. قال:أما إن ربك يحب الحمد" [صحیح الادب المفرد 664]**

اسود بن سریع سے مروی ہے انہوں نے کہا :میں شاعر تھا تو میں نبی ﷺکے پاس آیا میں نے کہا :یا رسول اللہ !میں نے اپنے رب عزوجل کی کچھ حمدیہ کلمات کے ساتھ مدح کی ہے ۔آپﷺ نے فرمایا:سنوبے شک تمہارا رب حمد کو پسند کرتا ہے ۔

**سب سے افضل شکر**

**أفضل الشكر الحمد لله [السلسلة الصحيحة :1497]**

رسول اللہﷺ نے فرمایا:سب سے افضل شکر **الحمد لله** ہے۔

**سب سے افضل بندے**

**أفضل عباد الله تعالى يوم القيامة الحمادون ]السلسلة الصحيحة :1584]**

نبیﷺ نے فرمایا:قیامت کےدن اللہ تعالی کےسب سے زياده افضل بندے وہ ہونگے جوکثرت سے اللہ کی تعریف کرنے والے ہیں۔

**الحمدللہ کہنا میزان کو نیکیوں سے بھر دیتا ہے**

**عَنْ أَبِى مَالِكٍ الأَشْعَرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلأُ الْمِيزَانَ .[صحيح مسلم :556]**

ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہےوہ کہتےہیں کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا **الْحَمْدُ لِلَّهِ** کہنا میزان کو(نیکیوں سے)بھر دیتا ہے۔

**"الحمدلله کثیرا "کہنے کی فضیلت**

**قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رجلٌ الحمدُ لله كثيراً، فأعظَمَها الملَكُ أن يكتُبَها، وراجعَ فيها ربّه عزّ وجلّ، فقيلَ له: اكْتبها كما قالَ عبدِي كثيراً . (السلسلة الصحيحة :3452)**

رسوٍٍٍل اللہ ﷺ نے فرمایا:ایک آدمی نے "**الحمد لله کثیرا** "کہا، اس کلمہ کو لکھنا فرشتے پر بہت زیادہ بھاری ہوا اس نے اپنے رب عزوجل سے مراجعہ کیا،تواسے کہا گیا جس طرح میرے بندے نے " **کثیرا** " کہا ہے اس کواسی طرح لکھ لو۔

**" الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ "کہنے کی فضیلت**

**من قال الحمد لله رب العالمين من قبل نفسه كتبت له ثلاثون حسنة وحطت عنه ثلاثون سيئة [صحيح الترغيب والترهيب:1554]**

نبیﷺنے فرما یا :جس نےبغیر کسی وجہ کے **الحمد لله رب العالمين** کہا تواس کے لیے تیس نیکیاں لکھ دی جا تی ہیں اور اس سے تیس برائیاں مٹا دی جا تی ہیں۔

**اللہ کی تعریف فائدوں کے حصول کا ذریعہ**

**عن مصعب بن سعد عن أبيه رضي الله عنه أن أعرابيا قال للنبي صلى الله عليه وسلم علمني دعاء لعل الله أن ينفعني به قال قل اللهم لك الحمد كله وإليك يرجع الأمر كله [صحيح الترغيب والترهيب:1576]**

مصعب بن سعد اپنے والدرضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبیﷺ سے کہا:مجھے کوئی دعا سکھادیں ، امید ہے کہ اللہ مجھے اس سے فائدہ دے ۔ آپ نے فرمایا: کہو **اللَّهُمَّ لَك الْحَمْدُ كُلُّهُ,وَإِلَيْك يَرْجِعُ الأَمْرُ كُلُّهُ** اے اللہ تیرے ہی لیے سب تعریف ہے اور تیری ہی طرف سب کام لوٹتے ہیں ۔

**اللہ کی حمد بیان کرنے کے مواقع**

**دن کی ابتدا**

**عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ**

**[صحیح البخاري :6324]**

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہےوہ کہتےہیں کہ نبیﷺجب سو کر اٹھتے تو فرماتے: **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ** سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا، اور اسی کی طرف دوبارہ جانا ہے۔

**عَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ..... فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ [سنن الترمذی:3401]**

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہےکہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا:جب تم میں سے کوئی جاگے تو (یہ کلمات) کہے **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَأَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ** تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میرے بدن کو عافیت دی، میری روح میری طرف لوٹا دی اور مجھے اپنے ذکر کی توفیق دی۔

**نماز کی ابتدا**

**عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ [سنن الترمذی:243]**

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ جب نبیﷺنماز شروع کرتے تو یہ پڑھتے**:سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ**۔اے اللہ!تو پاک ہے  اپنی تعریف کے ساتھ، تیرا نام بڑا ہی برکت والا ہے، تیری بزرگی بلندوبرتر ہے ،اورتیرے علاوہ کوئی الہ نہیں۔

**رکوع و سجود میں**

**عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي [صحیح البخاری:794]**

عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺاپنے رکوع اور اپنےسجدوں میں(یہ دعا)پڑھا کرتے تھے **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي** پاک ہے تو اے اللہ!اے ہمارے رب اور تیری ہی تعریف ہے ،اے اللہ!مجھے بخش دے۔

**رکوع کے بعد**

**عَنِ ابْنِ أَبِى أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَمِلْءَ الأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ [صحیح مسلم:1095]**

ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اپنی کمر اٹھاتے توکہتے:**سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَوَاتِ وَمِلْءُ الأَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَىْءٍ بَعْدُ**. اللہ نے اس کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے جس سے کہ آسمان بھر جائیں، اورزمین بھر جائے اور اس کے علاوہ ہر وہ چیز جسے تو چاہے کہ وہ بھر جائے۔

**نماز کے بعد**

**عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لاَ يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ أَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ ثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ تَسْبِيحَةً وَثَلاَثٌ وَثَلاَثُونَ تَحْمِيدَةً وَأَرْبَعٌ وَثَلاَثُونَ تَكْبِيرَةً [صحیح مسلم:1377]**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:ہر فرض نماز کے بعد کچھ دعائیں ایسی ہیں کہ جن کو پڑھنے والا یا کرنے والا کبھی محروم نہیں ہوتا **سبحان الله** (33 بار) ، **الحمد لله** (33 بار) ، **الله اکبر** (34 بار)۔

**صبح وشام حمد بیان کرنا**

* **وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ (غافر:55)**

اور دن کے پچھلےپہر اور پہلے پہر اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیجیے۔

**عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَإِذَا أَمْسَى كَذَلِكَ لَمْ يُوَافِ أَحَدٌ مِنَ الْخَلاَئِقِ بِمِثْلِ مَا وَافَى [سنن ابی داود:5093]**

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا: جو شخص  **سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ** اللہ، بہت عظمت والااپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے ،سو مرتبہ صبح پڑھے اور اسی طرح شام کو بھی سو مرتبہ پڑھے تو اس کے برابر مخلوق میں کسی کا درجہ نہیں ہو سکتا۔

**رات کے قیام میں**

* **وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِينَ تَقُومُ (الطور:48)**

(اے نبی) آپ اپنے رب کا حکم آنے تک صبر کیجئے۔ بلاشبہ آپ ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور جب آپ اٹھا کریں تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کیجئے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺجب رات کی آخری تہائی میں نماز تہجدکےلیے اٹھتے تو فرماتے

* **اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ**

اے اللہ!تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے،تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے

* **وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيَّامُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ**

اورتیرے ہی لیے حمد ہےتوآسمانوں اور زمین کو قائم رکھنے والاہے

* **وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ**

اور تیرے ہی لیے حمد ہےتو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان میں ہے ان کا رب ہے

**عن ربيعة بن كعب قال كنت أبيت عند باب النبي** ﷺ **فأعطيه وضوءه، قال فأسمعه الهوي من الليل يقول سمع الله لمن حمده"وأسمعه الهوي من الليل يقول الحمد لله رب العالمين [صحیح الادب المفرد: 928]**

ربيعہ بن كعب بیان کرتے ہیں کہ میں نبیﷺ کے دروازہ کے قریب سوتا تھا اور آپ ﷺکووضو کا پانی دیا کرتا تھا ۔رات کے پچھلے پہر میں سنا کرتا تھا کہ آپﷺ  **سمع الله لمن حمده** کہتے اورمیں رات کے پچھلے پہر سنتا کہ آپ **الحمد لله رب العالمين** کہہ رہے ہیں۔

**ہر لقمے اور ہرگھونٹ پر الحمد للہ**

**عن أبي هريرة مرفوعا كان يشرب في ثلاثة أنفاس إذا أدنى الإناء إلى فمه سمى الله تعالى وإذا أخره حمد الله تعالى يفعل ذلك ثلاث مرات [السلسلة الصحيحة : 1277]**

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپﷺتین سانس لے کر (مشروب)پیتے تھے ۔جب برتن اپنے منہ کے قریب کرتے تو اللہ تعالی کا نام لیتے اور جب (برتن کو منہ سے) دور کرتے تو اللہ تعالی کی تعریف کرتے ۔آپﷺایسے تین دفعہ کرتے تھے ۔

**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللَّهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا [صحیح مسلم:7108]**

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :بےشک اللہ اس بندے سےراضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ بھی کھا ئے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرے یا جو مشروب کا ایک گھونٹ بھی پیے تو اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔

**خوشی و ناخوشی میں اللہ کی حمد**

**عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُول اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ [سنن ابن ماجة:3803]**

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺجب کوئی پسند یدہ چیز (یا بات) دیکھتے تو فرماتے:**الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ**سب تعریفیں اس اللہ کے لیے جس کے فضل و انعام سے نیک کام(اورمقاصد)پورے ہوتے ہیں ۔ اور جب کوئی ناپسندیدہ چیز (یا بات) دیکھتے تو فرماتے**الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ** ہر حال میں اللہ کی تعریف ہے۔

**حال دریافت کرنے پر**

**عن عبد الله بن عمرو قال قال النبی ﷺ لرجل كيف أصبحت يا فلان؟قال:أحمد الله إليك يا رسول الله فقال رسول الله ﷺ** **هذا الذي أردت منك [السلسلة الصحيحة: 2952]**

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ نبیﷺنےایک آدمی سے کہا: اے فلاں! کیسے ہو؟اُس نے کہا:یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ کے سامنے اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺنے فرمایا: میں تجھ سے یہی چاہتا تھا۔

**نعمت ملنے پر**

**عن أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي أَعْطَاهُ أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ** **[سنن ابن ماجه :3805]**

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہےو ہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا :اللہ کسی بندہ پر جو بھی نعمت فرمائے اور وہ )اس نعمت پر) **الحمد لله** کہے تو اس بندہ نے جو دیا وہ بہتر ہے اس سے جو اس نے لیا۔

**اولاد کے ملنے پر**

* **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَهَبَ لِي عَلَى الْكِبَرِ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ الدُّعَاءِ (ابراهيم:39)**

اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں اسمٰعیل اور اسحٰق عطا کیے۔ بلاشبہ میرا رب دعا سنتا ہے۔

**عن كثير بن عبيد قال:كانت عائشة رضي الله عنها إذا ولد فيهم مولود- يعني في أهلها- لا تسأل غلاماً ولا جارية، تقول خُلق سوياً؟ فإذا قيل: نعم. قالت الحمد لله رب العالمين". [صحيح الادب المفرد: 956]**

کثیر بن عبید بیان کرتے ہیں کہ جب عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھرانے میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو یہ نہیں پوچھتی تھیں لڑکا ہوا یا لڑکی بلکہ یہ پوچھتی تھیں کہ تندرست بچہ ہوا؟ جب کہا جاتا ہاں،تو کہتیں **الحمد لله رب العالمين**

**مرتبہ وفضیلت ملنے پر اللہ کی تعریف**

* **وَلَقَدْ آتَيْنَا دَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ (النمل:15)**

اور بلاشبہ یقینا ہم نے داؤد اور سلیمان کو ایک علم دیا اور ان دونوں نے کہا تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی۔

**کسی کے ایمان لانے پر**

**عن أنس أن غلاماً من اليهود كان يخدم النبي صلى الله عليه وسلم فمرض فأتاه النبي صلى الله عليه وسلم يعوده، فقعد عند رأسه. فقال"أسلم" فنظر إلى أبيه-وهو عند رأسه- فقال له أطع أبا القاسم صلى الله عليه وسلم فأسلم فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وهو يقول"الحمد لله الذي أنقذه من النار [صحیح الادب المفرد:524/409]**

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی لڑکا نبیﷺ کی خدمت کیاکرتا تھا یہ لڑکا بیمار پڑ گیا تو نبی ﷺاس کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور اس کے سرہانے پر بیٹھے اور فرمایا: مسلمان ہو جاؤ ۔اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے سرہانے ہی کھڑا تھا ۔اس کے باپ نے کہا :ابو القاسم کا کہا مان لو۔چنانچہ وہ لڑکا مسلمان ہو گیا ۔نبیﷺاس کے پاس سے یہ کہتے ہو ئے نکلے : **الحمد لله الذي أنقذه من النار** شکر ہے اس اللہ کا جس نے اسے جہنم سے نجات دی ۔

**چھینک مارنے کے بعد**

**عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا عطس[أحدكم] فليقل الحمد لله، فإذا قال [الحمد لله]، فليقل له أخوه أو صاحبه: يرحمك الله، فإذا قال له: يرحمك الله، فليقل [هو]: يهديك الله، ويصلح بالك".[صحیح الادب المفرد: 711]**

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیﷺ نے فرمایا: جب کسی کو چھینک آئے تو **الحمد لله** کہے اور جب وہ الحمد للہ کہہ لے تو اس کا بھائی یا دوست **يرحمك الله** کہے ۔اس پر وہ شخص کہے: **يهديك الله، ويصلح بالك**  اللہ تجھے ہدایت دے اور تیرے حال کو درست رکھے۔

**کسی مصیبت زدہ شخص کو دیکھ کر**

**عَن أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَأَى مُبْتَلًى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ[سنن الترمذی:3432]**

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا جو شخص کسی کو مصیبت میں مبتلا دیکھ کر یہ دعا پڑھے **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا** تمام تعریفیں اسی ذات کے لیے ہیں جس نے مجھے اس مصیبت سے نجات دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی اکثر مخلوق پر فضیلت دی۔ تو وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا۔

**کاموں کے اختتام پر**

* **وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (سورة الزمر :75)**

اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کردیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

**بستر پر لیٹتے وقت**

**عن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أوى إلى فراشه قال"الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا، كم من لا كافٍ له ولا مؤوي! [صحیح الادب المفرد:920]**

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ نبیﷺجب اپنےبستر پر جاتے تو فرماتے تھے **الحمد لله الذي أطعمنا وسقانا وكفانا وآوانا، كم من لا كافٍ له ولا مؤوي** سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا پلایا ،ہماری کفایت کی اور ہمیں ٹھکانہ دیا ۔بہت سے ایسے ہیں جن کا کوئی کفایت کرنے والا نہیں اور نہ ہی ان کا کوئی ٹھکانہ ہے ۔

**کرب کے وقت**

**عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَزَلَ بِي كَرْبٌ أَنْ أَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ [مسند احمد: 701]**

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺنے مجھے سکھایا کہ جب کوئی مصیبت و تکلیف آئے تو میں کہوں **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَبَارَكَ اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ** اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ بڑا بردبار اور مہربان ہے، اللہ( ہر عیب اور نقص سے) پاک ہے، اللہ کی ذات بڑی بابرکت ہے، وہ عرش عظیم کا رب ہے، اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے۔

**اچھا خواب دیکھنے پر**

**عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنْ اللَّهِ فَلْيَحْمَدْ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِمَا رَأَى [سنن الترمذي:3453]**

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہﷺکو فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہو تو بے شک یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ پس اسے چاہیے کہ اس پر اللہ کی تعریف بیان کرے اور جو اس نےدیکھا ہے وہ بیان کر دے ۔

**ہر خطبہ کے آغازمیں**

**كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَخْطُبُ النَّاسَ يَحْمَدُ اللَّهَ وَيُثْنِى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَقُولُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلاَ هَادِىَ لَهُ وَخَيْرُ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ [صحیح مسلم:2044]**

رسول اللہ ﷺلوگوں کو خطبہ دیا کرتے تھے اور اس میں اللہ کی وہ حمد و ثنا بیان فرماتے جو اس کے شایان شان ہے پھر فرماتے کہ جس کو اللہ ہدایت دے دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسےوہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور بہترین بات اللہ کی کتاب ہے

**... الْحَمْدُ لِلَّهِ ...**

**" لِلَّهِ " کا معنی**

* **"الله" اسمَ ربنا عزّ وجلّ؛ لا يسمى به غيره؛ ومعناه: المألوه . أي المعبود حباً، وتعظيماً.. [تفسیر ابن العثیمین]**
* **"الله"** ہمارے رب عز وجل کا نام ہے،یہ نام کسی اور کا نہیں رکھا جاسکتا
* اس کا معنی ہے**"المألوه"** یعنی جس کی عبادت ،محبت و تعظیم کے وجہ سے کی جائے۔

**... رَبِّ الْعَالَمِينَ ...**

**" رَبِّ " کا معنی**

* **"الرب"هو من اجتمع فيه ثلاثة أوصاف: الخلق، والملك، والتدبير؛فهو الخالق المالك لكل شيء المدبر لجميع الأمور [تفسیر ابن العثیمین]**
* **"الرب"** وہ ہوتا ہے جس میں تین صفات جمع ہوں

**1- الخلق: پیدا کرنا**

اللہ ہر چیز کا خالق ہے ۔

* **ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ (الانعام:102)**

یہی اللہ تمھارا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، ہر چیز کو پیدا کرنے والا ہے۔

**2- والملك: مالک ہونا**

اللہ ہر چیز کا مالک ہے .

* **قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ [آل عمران: 26].**

کہہ دیجیے اے اللہ ! بادشاہی کے مالک !

**3- والتدبير: نظام چلانا**

وہی نظام چلانے والا ہے ۔ اور معاملات کی تدبیر کرتا ہے ۔

* **يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ [السجدة: 5].**

وہ آسمان سے زمین تک (ہر) معاملے کی تدبیر کرتا ہے، پھر وہ (معاملہ) اس کی طرف ایسے دن میں اوپر جاتا ہے جس کی مقدار ہزار سال ہے، اس (حساب) سے جو تم شمار کرتے ہو۔

**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ"إنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ إلَيْهِ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ،وَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ، وَأَجَلِهِ، وَعَمَلِهِ، وَشَقِيٍّ أَمْ سَعِيدٍ؛ .[صحیح البخاری:3208[**

رسول اللہﷺنے فرمایا کہ تمہاری پیدائش کی تیاری تمہاری ماں کے پیٹ میں چالیس دنوں تک (نطفہ کی صورت) میں کی جاتی ہے اتنی ہی دنوں تک پھر خون کی پھٹکی کی صورت اختیار کئے رہتا ہے اور پھر وہ اتنے ہی دنوں تک گوشت کے چبائے ہوئے ٹکڑے کی طرح رہتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں (کے لکھنے) کا حکم دیتا ہے۔ اس سے کہا جاتا ہے کہ اس کا عمل، اس کا رزق، اس کی مدت زندگی اور یہ کہ بد ہے یا نیک، لکھ دو۔

* تووہ خالق بھی ہےاور ہر چیز کا مالک بھی ہے اور تمام کاموں کی تدبیر کرنے والا ہے۔

**... الْعَالَمِينَ ...**

**اللہ کے سوا ہر چیز عالم ہے**

* **و{ العالمين }: قال العلماء: كل ما سوى الله فهو من العالَم؛ وُصفوا بذلك؛ لأنهم عَلَم على خالقهم سبحانه وتعالى؛ ففي كل شيء من المخلوقات آية تدل على الخالق [تفسیر ابن العثیمین]**
* **"العالمين"**علماء نے کہا:اللہ کے سوا جو کچھ بھی ہے وہ **العالَم** (میں شمارہوتا)ہے،
* اس کو عالم اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے خالق سبحانہ وتعالیٰ کے لیے علامت ہوتےہیں،تمام مخلوقات میں کوئی نہ کوئی نشانی ہوتی ہے جو خالق پر دلالت کرتی ہے۔

**الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (3)**

**جوبہت مہربان نہایت رحم فرمانے والاہے۔**

**" الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ " کا معنی**

* **{ الرحمن } صفة للفظ الجلالة؛ و{ الرحيم } صفة أخرى؛ و{ الرحمن } هو ذو الرحمة الواسعة؛ و{ الرحيم } هو ذو الرحمة الواصلة [تفسیر ابن العثیمین]**
* **الرحمن:**یہ لفظ جلالہ(یعنی لفظ اللہ)کی صفت ہے اور**الرحيم** دوسری صفت ہے
* **الرحمن** وسیع رحمت والے کو کہتےہیں اور **الرحيم** اسے کہتے ہیں جس کی رحمت مخلوق تک پہنچنے والی ہو۔

**رحمن اور رحیم میں فرق**

**رحمن مبالغے کا صیغہ**

* لغت میں''**الرَّحْمَن**'' صفت مشبہ ہے ۔اور یہ رحیم سے زیادہ بلیغ اور مؤثرہے ۔

**"رحمن"عام رحمت**

* **الرَّحْمَن**  ایسی رحمت کے ساتھ متصف ہے جو عام اور سب کوشامل ہے ۔(یعنی حیوان،جن و انس ،کافر وفاجر وغیرہ)۔

**"رحیم" خاص رحمت**

* **الرحيم دل على صفة الرحمة الخاصة التي ينالها المؤمنون فالرَّحْمَنُ الرحيم** ۔۔ **فرحمته وسِعَتْ كل شيء وهو أَرْحَمُ الراحمين [أسماء الله الحسنى الثابتة في الكتاب والسنة]**

**الرحيم** رحمت کی اس صفت پر دلالت کرتا ہے جو خاص رحمت ہے جس کو صرف مومن حاصل کرتے ہیں ۔تو رحمن ہی رحیم ہے۔ چنانچہ اس کی رحمت ہر چیز کو وسیع ہے اور وہ **أَرْحَمُ الراحمين** ہے ۔

* **وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيما [الأحزاب:43]**

اور وہ ایمان والوں پر ہمیشہ سے نہایت مہربان ہے۔

**رحمن کو رحیم سے پہلے ذکر کرنے کی وجہ:**

* **الرَّحِيمُ** کو **الرَّحْمن**کے بعدذکر کیا گیا ہے ۔کیونکہ **الرَّحْمن** کا لفظ صرف اللہ کے لئے خاص ہے ۔
* **قُلِ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيّاً مَا تَدْعُوا فَلَهُ الأسْمَاءُ الْحُسْنَى [الإسراء:110]**

کہہ دو اللہ کو پکارو، یا رحمان کو پکارو، تم جس کو بھی پکارو گے سو یہ بہترین نام اسی کے ہیں ۔

* جب کہ **الرَّحِيمُ** کسی اور کے لئے بھی بولا جا سکتا ہے **وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيما [الأحزاب:43]**

اور وہ ایمان والوں پر ہمیشہ سے نہایت مہربان ہے۔

**"الرحمن" اللہ کا ذاتی نام ہےکسی اورکو رحمن نہیں کہا جا سکتا**

* اللہ عزوجل کے کچھ نام ایسے ہیں جو اس کے ساتھ خاص ہیں اور وہ صرف اسی پر ہی بولے جاسکتے ہیں جیسے " **الله**" ،"**الرب**"، "**الرحمن**"،"**الأحد**" وغیرہ ۔
* اہل علم کا اتفاق ہے کہ کسی انسان کے لیے یہ نام رکھنا جائز نہیں ۔
* اسی لیے جس کا نام عبدالرحمن ہے اسے رحمن نہیں کہا جائے گا ۔ **[اسلام سوال جواب]**

**اللہ کا پسندیدہ نام" عبدالرحمن"`**

**قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَبُّ الأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ . [سنن ابی داود:4951]**

رسول اللہﷺنے فرمایا ”سب ناموں میں سے زیادہ محبوب نام اللہ تعالی کے نزدیک عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔

**اللہ کی رحمت کی وسعت**

**وسیع رحمت والا**

* **وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الاعراف:156)**

اور میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر رکھا ہے۔

**اللہ کی سو رحمتیں ہیں**

**عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخَّرَ اللَّهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ [صحیح مسلم:7150]**

نبی ﷺنے فرمایا :بےشک اللہ کے لئے سو رحمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت جنات ،انسانوں ،چوپاؤں اور کیڑوں مکوڑوں کے لئے نازل کی جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت ومہربانی اورایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچہ پر شفقت کرتا ہے اور اللہ نے ننانوے رحمتیں بچا کر رکھی ہیں جن سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا۔

**وہ ارحم الراحمین ہے**

**عن أبي هريرة، قال أتى النبي صلى الله عليه وسلم رجلٌ ومعه صبي فجعل يضمه إليه فقال النبي صلى الله عليه وسلم أترحمه؟ قال:نعم قال:فالله أرحم بك منك به وهو أرحم الراحمين [صحيح الأدب المفرد: 290/377]**

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبیﷺکے پاس ایک آدمی اپنے بچے کے ساتھ آیا اور وہ آدمی اس بچے کو سینے سے لگانے لگا۔ نبی ﷺنے (اس سے) پوچھا کیا تمہیں اس پر رحم آتا ہے؟اس نے کہا:جی ہاں ۔آپ نے فرمایا:اللہ کوتم پر اس سے بھی زیادہ رحم آتا ہے جتنا تمہیں اس پر رحم آتا ہے۔اور وہ **أرحم الراحمين**  ہے۔

**ماؤں سےکئی گنا زیادہ رحم کرنے والا**

**عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنْ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَتُرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ لَلَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا [صحیح البخاری:5999]**

* عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺکے پاس چند قیدی آئے ، قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی دودھ سے بھری ہوئی تھی اور وہ ادھر ادھر دوڑ رہی تھی اس دوران قیدیوں میں اسے ایک بچہ نظر آیا اس نے جھٹ سے اس بچے کو اپنی چھاتی سے لگا لیا اور اسے دودھ پلانے لگی تو نبیﷺنے ہم سے فرمایا کہ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں پھینک دے گی ؟
* ہم نے کہا:نہیں،جب تک اس کو قدرت ہو گی یہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں پھینکے گی تو آپ نے فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہے جتنایہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہو سکتی ہے ۔

**70 ماؤں سے زیادہ رحم کرنے والی بات**

* لوگوں میں یہ بات بہت مشہور ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے ۔ جب ہم اس بات کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ میں تلاش کرتے ہیں تو کہیں بھی نہیں ملتی البتہ اتنی بات ضرور ملتی ہیں کہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر ایک ماں کی رحم دلی سے زیادہ مہربان و رحمدل ہے۔ [محدث فارم، مقبول احمدسلفی]

**نیکیاں کرنے والوں کے لیے اللہ کی رحمت**

**قَالَ رَسُولُ اللَّه ﷺ** **إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَحِيمٌ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشَرَةً إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ وَاحِدَةً أَوْ يَمْحُوهَا اللَّهُ [مسند احمد:2159]**

رسول اللہﷺنے فرمایا :تمہارا رب تبارک و تعالی بڑا رحیم ہے،اگر کوئی شخص کسی ایک نیکی کا ارادہ کرتا ہے اور وہ اسے نہیں کر پاتا تو اس کے لئےایک نیکی کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے ۔اور پھر اگروہ اسے کر گزرتا ہے تو اس کے لئے دس نیکیوں سے سات سو تک بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ثواب لکھ دیا جاتا ہے ۔اور اگر کوئی شخص گناہ کا ارادہ کرتا ہے اور پھر اس کو نہیں کرتا تو اس کے لئے ایک نیکی کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور اگر وہ اس کو کر لیتا ہے تو اس پر ایک (گناہ کا بدلہ) لکھ دیا جاتا ہے یا اس کو اللہ مٹا دیتا ہے ۔۔۔۔

**مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ (4)**

**بدلے کے دن (قیامت) کا مالک ہے۔**

**" الدِّينِ " کا معنی**

* **قوله تعالى: { مالك يوم الدين } صفة لـ{ الله }؛ و{ يوم الدين } هو يوم القيامة؛ و{ الدين } هنا بمعنى الجزاء؛ يعني أنه سبحانه وتعالى مالك لذلك اليوم الذي يجازى فيه الخلائق؛[تفسیر ابن العثیمین]**
* اللہ تعالی کا فرمان:**"مالك يوم الدين"** اللہ کی صفت ہے
* **"يوم الدين"** سے مراد قیامت کا دن ہے
* یہاں"**الدين"** کا معنی بدلہ ہے،یعنی اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس دن کا مالک ہے جس میں و ہ مخلوقات کو بدلہ دے گا۔

**فیصلے کے دن کامالک**

* ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں : **يَوْمِ الدِّينِ** کا معنی ہے :وہ دن جب اللہ بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا اگر اعمال اچھے ہوئے تو اچھا بدلہ دے گا اور اگر برے ہوئے تو برا بدلہ دے گا اور یہ چیز ان کے بدلے اور حساب پر مشتمل ہے۔
* **مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (القصص:84)**

جو شخص نیکی لے کر آیا تو اس کے لیے اس سے بہتر (صلہ) ہے اور جو برائی لے کر آیا تو جن لوگوں نے برے کام کیے وہ بدلہ نہیں دیے جائیں گے مگر اسی کا جو وہ کیا کرتے تھے۔

* **مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ () وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ (النمل:90-89)**

جو شخص اس دن بھلائی لے کر آئے گا اسے اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور ایسے ہی لوگ اس دن گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے لوگ اوندھے منہ جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے (اور کہاجائے گا) تمہیں اتنا ہی بدلہ ملے گا جو تم کام کرتے رہے۔

**قیامت کے دن کا حقیقی مالک**

* **يَوْمَ هُمْ بَارِزُونَ لَا يَخْفَى عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (غافر:16)**

جس دن وہ صاف ظاہر ہوں گے، ان کی کوئی چیز اللہ پر چھپی نہ ہوگی۔ آج کس کی بادشاہی ہے؟ اللہ ہی کی جو ایک ہے، بہت دبدبے والا ہے۔

**أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَوَاتِ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ [صحیح البخاری:4812]**

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺکو یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا :میں ہی بادشاہ ہوں دنیا کے بادشاہ (آج )کہاں ہیں ؟

**اللہ " الْمَلِكُ " اور " الدَّيَّانُ "ہے**

**عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَحْشُرُ اللَّهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الدَّيَّانُ [البخاری:باب]**

عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبیﷺکو فرماتے ہوئے سنا :اللہ بندوں کو جمع کرے گا اور ایسی آواز کے ذریعہ ان کو پکارے گا جسے دور والے اسی طرح سنیں گے جس طرح نزدیک والے سنیں گے۔ میں بادشاہ ہوں اور میں(ہر ایک کے اعمال کا )بدلہ دینے والا ہوں۔

**یوم الدین پر ایمان رکھنے کی اہمیت**

**عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِى الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ وَيُطْعِمُ الْمِسْكِينَ فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ قَالَ لاَ يَنْفَعُهُ إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا رَبِّ اغْفِرْ لِى خَطِيئَتِى يَوْمَ الدِّينِ [صحيح مسلم:540]**

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول !ابن جدعان زمانہ جاہلیت میں (حالت کفر میں)صلہ رحمی کرتا تھا، مسکینوں کو کھانا کھلاتا تھا، تو کیا اس سے اس کو کوئی فائدہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا:یہ( کام) اسے کوئی فائدہ نہ دیں گے کیونکہ اس نے ایک دن بھی نہیں کہا کہ : **رَبِّ اغْفِرْ لِى خَطِيئَتِى يَوْمَ الدِّينِ** اے میرے رب!بدلے کے دن میرے گناہوں کو معاف فرما دینا۔

**إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ (5)**

**ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اورصرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ۔**

**0**

**... إِيَّاكَ نَعْبُدُ ...**

**عبادت کا معنی**

* **قال ابن تيمية رحمه الله: العبادة هى اسم جامع لكل ما يحبه الله ويرضاه من الأقوال والاعمال الباطنة والظاهرة فالصلاة والزكاة والصيام والحج وصدق الحديث وأداء الامانة وبر الوالدين وصلة الأرحام ... والاحسان الى الجار واليتيم والمسكين وابن السبيل والمملوك من الآدميين والبهائم والدعاء والذكر والقراءة وامثال ذلك من العبادة [العبودية شيخ الإسلام ابن تيمية]**
* امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبادت ہر اس چیز کا جامع نام ہے جس کو اللہ پسند کرتا ہےاور اس سے راضی ہوتا ہے۔ اس میں سب اقوال و افعال شامل ہیں جو ظاہری ہو ں یا باطنی ہوں ۔
* پس نماز عبادت ہے،زکوۃ عبادت ہے ، حج عبادت ہے،سچ بولنا عبادت ہے ، امانت ادا کرنا عبادت ہے ، والدین کے ساتھ نیکی عبادت ہے ، صلہ رحمی عبادت ہے ۔۔۔ پڑوسی ، یتیم ، مسکین اور مسافر کے ساتھ حسن سلوک عبادت ہے ، غلاموں اور جانوروں کے ساتھ احسان عبادت ہے ، دعا عبادت ہے ذکر عبادت ہے قراءت عبادت ہے ۔اور اس طرح کی دیگر مثالیں عبادت ہیں ۔

**لوگوں کی مدد کرنا ذاتی عبادت سے افضل**

**وَلأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخِ فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ شَهْرًا [السلسلة الصحيحة:906]**

رسول اللہﷺنےفرمایا:مجھے اپنے کسی بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے اس کے ساتھ چلنا اس مسجد یعنی مسجدنبوی میں ایک ماہ کے اعتکاف سے زیادہ محبوب ہے۔

**قَالَ النَّبِيُّ ﷺ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ**

**[صحيح البخاري:5353]**

نبیﷺنے فرمایا:بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والایارات کو قیام کرنے والا دن کو روزہ رکھنے والا۔

**عبادت کی اہمیت**

**جن و انس کی تخلیق کا مقصد**

* **وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (الذاريات:56)**

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں۔

**رب کی عبادت کا حکم**

* **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الحج:77)**

اے لوگو جو ایمان لائے ہو!رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو، تاکہ تم کامیاب ہوجاؤ۔

**عبادت بندوں پر اللہ کا حق ہے**

**عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَدْرِي حَقَّ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا [صحيح البخاري:2856]**

معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہاکہ نبی ﷺجس گدھے پر سوار تھے، میں اس پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا،اس (گدھے) کا نام عفیر تھا۔ توآپﷺنے فرمایا: اے معاذ! کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا حق اپنے بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺنے فرمایا اللہ کا حق (اپنے) بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو بندہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو اللہ اسے عذاب نہ دے۔

**اللہ کے علاوہ کی عبادت کا انکار**

**مَنْ قَالَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ حَرُمَ مَالُهُ وَدَمُهُ [صحیح مسلم :139]**

جو شخص **لا إله إلّا اللّه** کہے اور اللہ کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے ان کا کفر کرے،اس کا مال اوراس کا خون حرام ہو جاتا ہے۔

**... وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ...**

**استعانت کا معنی**

* **و"الاستعانة" طلب العون [تفسیر ابن عثیمین ]**
* **"الاستعانة"** کا مطلب مدد طلب کرناہے۔
* **و {الاستعانة}هي الاعتماد على الله تعالى في جلب المنافع، ودفع المضار، مع الثقة به في تحصيل ذلك. [تفسیر السعدی]**
* **"الاستعانة"** فوائد کے حصول اور تکالیف کو دورکرنےکے لیےپورے یقین کے ساتھ اللہ تعالی پر اعتماد اور بھروسا کرنا ہے۔

**عبادت اور استعانت کا تعلق**

* **والله سبحانه وتعالى يجمع بين العبادة،والاستعانة،أو التوكل في مواطن عدة في القرآن الكريم؛لأنه لا قيام بالعبادة على الوجه الأكمل إلا بمعونة الله،والتفويض إليه،والتوكل عليه. [تفسیر ابن عثیمین ]**

اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن کریم میں عبادت،استعانت،یا توکل کو کئی مقامات پر ملا کر بیان کیا ہے؛کیونکہ اللہ کی مدد کے بغیراوراپنے تمام کاموں کو اس کے حوالے کیے بغیر اور اسی پر توکل کرنے کے بغیر عبادت کو کامل طریقے سےبجانہیں لایا جاسکتا۔

* **قال شيخ الإسلام ابن تيميّة رحمه الله:تأمَّلت أَنفعَ الدُّعاء؛ فإذا هو:سؤال الله العَونَ على مَرضَاتهِ [مدارج السَّالكين]**

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سب سے نفع بخش دعا پر غور کیا تو وہ ہے:اللہ سے اس کی پسندیدہ چیزوں( کی توفیق) پر مدد مانگنا۔

**عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَخَذَ بِيَدِهِ وَقَالَ يَا مُعَاذُ وَاللَّهِ إِنِّى لأُحِبُّكَ وَاللَّهِ إِنِّى لأُحِبُّكَ . فَقَالَ أُوصِيكَ يَا مُعَاذُ لاَ تَدَعَنَّ فِى دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ تَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِنِّى عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ [سنن ابی داود:1524]**

معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺنے انکا ہاتھ پکڑا اور فرمایا اے معاذ!اللہ کی قسم مجھے تم سے محبت ہے۔اللہ کی قسم مجھے تم سے محبت ہے پھر کہا،اے معاذ!میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو ہرگزپڑھنا نہ چھوڑنا ۔**اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ**۔اے اللہ میری مدد کر اپنے ذکرا ور اپنےشکر کرنے پر اور اپنی اچھی طرح عبادت کرنے پر۔

**اللہ سے مدد مانگنے کی اہمیت**

**رب سے ہی مدد مانگنے کا حکم**

**وَإِذَا سَأَلْتَ فَلْتَسْأَلْ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ [مسند أحمد:2669]**

نبیﷺنے فرمایا:اور جب مانگو تو اللہ سے مانگو، اور جب مدد چاہو تو اللہ سے چاہو۔

**اللہ کے سوا کسی سے نہ مانگنا**

**عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ وَكَانَ ثَوْبَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ** ﷺ**قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَكَفَّلَ لِى أَنْ لاَ يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا وَأَتَكَفَّلَ لَهُ بِالْجَنَّةِ فَقَالَ ثَوْبَانُ أَنَا. فَكَانَ لاَ يَسْأَلُ أَحَدًا شَيْئًا.[ابو داود:1645]**

ثوبان رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:کون ہے جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا اور میں اسے جنت کی ضمانت دوں؟ ثوبان نے کہا: میں (ضمانت دیتا ہوں)، چنانچہ وہ کسی سے کوئی چیز نہیں مانگتے تھے۔

**اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ (6)**

**ہمیں سیدھا راستہ دکھا ۔**

**" اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ "کا معنی**

* **{اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ } أي: دلنا وأرشدنا، ووفقنا للصراط المستقيم، وهو الطريق الواضح الموصل إلى الله، وإلى جنته، وهو معرفة الحق والعمل به، فاهدنا إلى الصراط واهدنا في الصراط. [تفسیر السعدی]**
* "**اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ"**یعنی سیدھے راستےکی طرف ہماری راہ نمائی فرمااور ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق سے نواز
* **(صراط مستقيم**)سے مراد وہ واضح راستہ ہے جواللہ اور اس کی جنت تک پہنچاتا ہے
* یہ معرفت حق اور اس پر عمل پیرا ہونے کا نام ہے۔پس اس راستے کی طرف ہماری راہ نمائی فرما اور اس راستے میں ہمیں اپنی راہ نمائی سے نواز۔
* **فالهداية إلى الصراط: لزوم دين الإسلام، وترك ما سواه من الأديان، والهداية في الصراط، تشمل الهداية لجميع التفاصيل الدينية علما وعملا. [تفسیر السعدی]**
* صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کا مطلب دین اسلام کو اختیار کرنا اور اسلام کے سوا دیگر تمام ادیان کاترک کر دینا ہے
* اور صراط مستقیم میں راہ نمائی سے نوازنے کے معنی یہ ہیں کہ تمام دینی معاملات میں علم وعمل کے اعتبار سے ہماری صحیح اور مکمل راہ نمائی فرما۔
* **والمراد بـ{ الصراط } الطريق؛ والمراد بـ "الهداية" هداية الإرشاد، وهداية التوفيق؛[تفسیر ابن عثیمین ]**
* **الصراط**سے مراد راستہ ہےاور**"الهداية"** سے مراد راہ نمائی کرنے کی ہدایت اور توفیق دینے کی ہدایت ہے۔

**سب سے اہم اور نافع دعا**

* **فهذا الدعاء من أجمع الأدعية وأنفعها للعبد ولهذا وجب على الإنسان أن يدعو الله به في كل ركعة من صلاته، لضرورته إلى ذلك. [تفسیر السعدی]**
* پس یہ دعا سب سے زیادہ جامع اور بندہ مومن کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مندہے۔
* اور اسی لیے انسان پرواجب ہے کہ وہ اپنی نماز کی ہر رکعت میں اس کے ذریعے سےاللہ سے دعا کرےکیونکہ وہ اس کا ضرورت مند ہے۔

**ہدایت ہر چیز سے بڑھ کر اہم ہے**

* **الحاجة إلى الهدى أعظم من الحاجة إلى النصر والرزق؛ بل لا نسبة بينهما؛ لأنه إذا هُدي كان من المتقين {ومن يتق الله يجعل له مخرجا () ويرزقه من حيث لا يحتسب}. (ابن تيمية: 1/116)**

انسان کو مدد اورر زق سے بڑھ کر ہدایت کی ضرورت ہے،بلکہ ان دونوں میں(رزق اور ہدایت میں)کوئی نسبت ہی نہیں کیونکہ جب اسے ہدایت مل گئی تو وہ متقین میں سے ہوجائے گا۔ **ومن يتق الله يجعل له مخرجا () ويرزقه من حيث لا يحتسب** جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لئے نکلنے کا کوئی راستہ بنادےگااور اسے رزق دے گا جہاں سے وہ گمان نہیں کرتا۔

**انسان ہر کام میں ہدایت کا محتاج**

* انسان اپنے ظاہر و باطن ہر کام میں ہدایت کا محتاج ہے ۔ مثلا :
* وہ کام جو بغیر علم و ہدایت کے کیے ان میں توبہ کا محتاج ہے
* وہ کام جن میں اسے مکمل راہنمائی نہیں ملی اس میں مکمل راہ نمائی کا محتاج ہے ۔
* وہ کام جس کے کرنے کا ارادہ ہے مگر قدرت حاصل نہیں ، ان پر قدرت کا محتاج ہے ۔
* جن کاموں کے کرنے کی قدرت تو ہے مگر ارادہ نہیں توان میں ارادے کا محتاج ہے ۔
* جن کاموں میں ماضی میں اسے ہدایت ملی ان میں مستقبل میں بھی ہدایت کا محتاج ہے وغیرہ وغیرہ **.[الصلاة من کلام ابن القیم]**

**سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنا اللہ کے اختیار میں ہے**

* **وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (البقرة :213)**

اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

**ہمارا رب سیدھے راستے پرہے**

* **مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (هود :56)**

کوئی چلنے والا (جاندار)نہیں مگر وہ اس کی پیشانی کے بالوں کو پکڑے ہوئے ہے۔ بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے۔

**نبیﷺسیدھے راستے پر**

* **يس () وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ () إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ () عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (يس :4-1)**

یٰس حکمت والے قرآن کی قسم!آپ بلاشبہ رسولوں میں سے ایک رسول ہیں ۔ سیدھے راستے پر ہیں ۔

**سیدھے راستے پر چلنےکا حکم**

* **وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ**

**(الأنعام :153)**

اور بلاشبہ یہی میراسیدھا راستہ ہے لہذا اسی پر چلتے جاؤ اور دوسری راہوں پر نہ چلو ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے ہٹا کر جدا جدا کردیں گی اللہ نے تمہیں انہی باتوں کا حکم دیا ہے شاید کہ تم (کج روی سے) بچ جاؤ۔

**شیطان کا سیدھے راستے پربیٹھنا**

* **قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ (الأعراف :16)**

(ابلیس نے) کہا:پھر اس وجہ سے کہ تو نے مجھے گمراہی میں مبتلا کیا ہے تو اب میں ضرور ہی تیرے سیدھے راستے پر ان کے لیے(گھات لگا کر) بیٹھوں گا۔

**صراط مستقیم کی مثال**

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا وَعَلَى جَنْبَتَيْ الصِّرَاطِ سُورَانِ فِيهِمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ وَعَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ مُرْخَاةٌ وَعَلَى بَابِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ ادْخُلُوا الصِّرَاطَ جَمِيعًا وَلَا تَتَفَرَّجُوا وَدَاعٍ يَدْعُو مِنْ جَوْفِ الصِّرَاطِ فَإِذَا أَرَادَ يَفْتَحُ شَيْئًا مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ قَالَ وَيْحَكَ لَا تَفْتَحْهُ فَإِنَّكَ إِنْ تَفْتَحْهُ تَلِdجْهُ وَالصِّرَاطُ الْإِسْلَامُ وَالسُّورَانِ حُدُودُ اللَّهِ تَعَالَى وَالْأَبْوَابُ الْمُفَتَّحَةُ مَحَارِمُ اللَّهِ تَعَالَى وَذَلِكَ الدَّاعِي عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالدَّاعِي فَوْقَ الصِّرَاطِ وَاعِظُ اللَّهِ فِي قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ [مسند أحمد :17634]

* رسول اللہ ﷺنے فرمایا: اللہ نے ایک مثال بیان فرمائی ہے کہ ایک صراط مستقیم ہے جس کی دونوں جانب دیواریں ہیں ، ان دیواروں میں کھلے ہوئے دروازے ہیں ، دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں ، اور راستے کے (مرکزی )دروازے پر ایک داعی کھڑا کہہ رہا ہےاے لوگو! سب کے سب اس میں داخل ہو جاؤاور( دائیں بائیں) منتشر نہ ہو،
* اور ایک داعی راستے کے بیچ میں پکار رہا ہے،جب کوئی شخص ان میں سے کوئی دروازہ کھولنا چاہتا ہے تو وہ( اس سے )کہتا ہے کہ تمہاری بربادی ہو !اسے مت کھولنا، اس لئے کہ اگر تم نے اسے کھول لیا تو اس میں داخل ہوجاؤ گے۔
* صراط سے مراد اسلام ہےاور دیواروں سے مراد حدود اللہ ہیں اورکھلے ہوئے دروازے اللہ تعالی کی حرام کردہ چیزیں ہیں ، اور راستے کے مرکزی دروازے پر جو داعی ہے، وہ اللہ عزوجل کی کتاب ہے، اور راستے کے عین بیچ میں جو داعی ہے، وہ ہر مسلمان کے دل میں اللہ کا ایک واعظ ہے۔

**صراط مستقیم پانے کے لیے کرنے کے کام**

**ایمان لانا**

* **وَإِنَّ اللَّهَ لَهَادِ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (الحج:54)**

اور بے شک اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے یقینا سیدھے راستے کی طرف ہدایت دینے والا ہے۔

**اللہ کی عبادت کرنا**

* **إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ (آل عمران:51)**

بے شک اللہ ہی میرا رب اور تمہارا رب ہے، پس اس کی عبادت کرو، یہ سیدھا راستہ ہے۔

**اللہ کے احکام کو مضبوطی سے تھامنا**

* **وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (آل عمران :101)**

اور جو شخص اللہ کو مضبوطی سے پکڑلے گا تو یقینا اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی گئی۔

**وحی کی پیروی کرنا**

* **يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا () فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا (النساء:175-174)**

اے لوگو ! بلاشبہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل آئی ہے اور ہم نے تمہاری طرف ایک واضح نور نازل کیا ہے۔ پھر جو لوگ تو اللہ پر ایمان لائے اور اسے مضبوطی سے تھام لیا تو عنقریب وہ انھیں اپنی خاص رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور انھیں اپنی طرف سیدھے راستے کی ہدایت دے گا۔

* **قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ () يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (المائدة:16-15)**

یقینا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشنی اور (ایسی) واضح کتاب آچکی ہے۔ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے جو اس کی رضا کے پیچھے چلتے ہیں۔ اور انہیں اپنے اذن سے اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے اور سیدھی راہ کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

**نبیﷺکی اطاعت کرنا**

* **وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (الشورى :52)**

اور بلاشبہ آپ سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کررہے ہیں۔

* **وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ () وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَاكِبُونَ (المؤمنون :74-73)**

اور بے شک تو یقینا انھیں سیدھے راستے کی طرف بلاتا ہے۔ اور بے شک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، یقینا اصل راستے سے ہٹے ہوئے ہیں۔

**قرآن و سنت میں موجود نصیحتوں پر عمل کرنا**

* **وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوامَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَأَشَدَّ تَثْبِيتًا()وَإِذًا لَآتَيْنَاهُمْ مِنْ لَدُنَّا أَجْرًا عَظِيمًا() وَلَهَدَيْنَاهُم صِراطًا مُسْتَقِيمًا (النساء :68-66)**

اور اگر وہ واقعی اس پر عمل کرتے جو انھیں نصیحت کی جاتی ہے تو یہ ان کے لیے بہتر اور زیادہ ثابت قدم رکھنے والا ہوتا۔ اور اس وقت ہم یقینا انھیں اپنے پاس سے بہت بڑا اجر دیتے۔ اور یقینا ہم انھیں سیدھے راستے پر چلاتے۔

**صراط مستقیم اور پل صراط**

**جس رفتار سے صراط مستقیم پر چلیں گے اسی کےمطابق پل صراط سے گزریں گے**

* **على قدر ثبوت قدم العبد على هذا الصراط الذي نصبه الله لعباده في هذه الدار، يكون ثبوت قدمه على الصراط المنصوب على متن جهنم. وعلى قدر سيره على هذا الصراط يكون سيره على ذاك الصراط؛ فمنهم من يمر كالبرق، ومنهم من يمر كالطّرف ... فلينظر العبد سيره على ذلك الصراط من سيره على هذا؛ حذو القُذَّة بالقُذَّة جزاءً وفاقاً؛ (هل تجزون إلا ما كنتم تعملون) [النمل: 90]. (ابن القيم: 1/35)**
* جتنا جتنا انسان کا قدم اس راستے پر مضبوطی سےجم جاتا ہے جس راستے کو اللہ نے اس(دنیا کے) گھرمیں اپنے بندےکے لئے مقرر کیا ہے اتنا ہی اس کا پاؤں اس راستے پر جما ہوا ہوگا جو جہنم کی پشت پر رکھا ہوا ہے
* جس رفتار سے وہ دنیا میں صراطِ مستقیم پر چلے گا اسی رفتار سے وہ پل صراط پر چلے گا،
* کچھ لوگ بجلی کی تیزی سے وہاں سے گزر جائیں گے،کچھ لوگ پلک جھپکنے کی مانند گزر جائیں گے۔۔
* تو انسان اپنی پل صراط پر چلنے کی رفتار کو دنیا میں (صراطِ مستقیم)پر چلنے کی رفتار سے ہی دیکھ لے،یہ بالکل تنکے کے برابر تنکے کی مثال کی طرح ہے،پورا پورا بدلہ ہے۔(**هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ**) تم بدلہ نہیں دیئے جاؤ گے مگر اسی کا جو تم کیاکرتے تھے۔

**دنیا میں جیسے اعمال ہوں گے ویسا ہی پل صراط پر معاملہ ہوگا**

**۔۔۔ فيعطيهم نورهم على قدر أعمالهم فمنهم من يعطى نوره مثل الجبل العظيم يسعى بين أيديهم ومنهم من يعطى نوره أصغر من ذلك ومنهم من يعطى مثل النخلة بيده ومنهم من يعطى أصغر من ذلك حتى يكون آخرهم رجلا يعطى نوره على إبهام قدمه يضيء مرة ويطفأ مرة فإذا أضاء قدمه قدم وإذا أطفىء قام [ صحيح الترغيب والترهيب:3591]**

* رسول اللہﷺ نے فرمایا :(قیامت کے دن) اللہ ہر ایک کو اس کے عمل کے مطابق نور دے گا۔ بعض کو نور ایک عظیم پہاڑ کے برابر دیا جائے گا۔جو ان کے آگے آگے دوڑے گا، اور کچھ لوگوں کو اس سے ذرا سا کم نور دیا جائے گا،
* اور کچھ لوگوں کو کھجور کے پودے کے برابر جو انہوں نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہو گا اور کسی کو اس سے چھوٹا دیا جائے گا۔
* یہاں تک کہ آخری آدمی جس کو نور دیا جائے وہ اس کو پاؤں کے انگوٹھے کے اوپر دیا جائے گاکبھی وہ جلےگا ، اورکبھی بجھے گا۔ پس جب اس کا پاؤں روشنی کرے گا تو وہ آگے بڑھ جائے گااور جب نور بجھادیا جائے گا تو وہ رک جائے گا۔

**پل صراط پر سےگزرنے کی رفتار**

* **۔۔۔۔ فيمرون على قدر نورهم منهم من يمر كطرفة العين ومنهم من يمر كالبرق ومنهم من يمر كالسحاب ومنهم من يمر كانقضاض الكواكب ومنهم من يمر كالريح ومنهم من يمر كشد الفرس ومنهم من يمر كشد الرجل حتى يمر الذي يعطى نوره على ظهر قدميه يحبو على وجهه ويديه ورجليه [ صحيح الترغيب والترهيب:3591]**
* رسول اللہﷺ نے فرمایا : پل صراط سے لوگ اپنے نور کی مقدار کے مطابق گزر جائیں گے ،:
* بعض وہ ہوں گے جو آنکھ جھپکنے کی طرح گزر جائیں گے ۔
* ان میں سے بعض وہ ہوں گے جو بجلی کی طرح گزر جائیں گے،
* بعض بادلوں کی طرح گزر جائیں گے ،
* کچھ لوگ ستاروں کے ایک دوسرے پر حملہ کرنے کی طرح گزر جائیں گے
* کچھ لوگ آندھی کی طرح گزر جائیں گے
* کچھ گھوڑوں کے دوڑنے کی طرح گزر جائیں گے ۔
* کچھ آدمیوں کے دوڑنے کی طرح گزریں گے ۔
* پھر اس کے گزر نے کی باری آئے گی جس کوروشنی اس کے پاؤں کی پشت پر دی گئی ہو گی ۔وہ چہرے ہاتھوں اور پاؤں کے بل رینگ رینگ کر گزرے گا۔

**پل صراط کو عبور کرنے کی دنیا میں ہی تیاری کرنا**

**عَنْ أَبِي ذَرٍّ ۔۔۔۔۔ وَإِنَّ خَلِيلِي ﷺ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّ دُونَ جِسْرِ جَهَنَّمَ طَرِيقًا ذَا دَحْضٍ وَمَزِلَّةٍ وَإِنَّا نَأْتِي عَلَيْهِ وَفِي أَحْمَالِنَا اقْتِدَارٌ [مسند احمد:21416]**

ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہےکہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے وصیت کی ہے کہ جہنم کے پل صراط سے پہلےایک ایسا راستہ ہے جوپھسلن والااورلڑکھڑانے والاہے،تو ہم اس راستے پراس حال میں نہ پہنچیں کہ ہمارے سامان میں بوجھ ہو۔

**صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ (7)**

**ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیاان کا نہیں جن پر (تیرا )غضب ہوااور نہ گمراہ ہونے والوں کا۔**

**أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے مراد**

* **أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ای :الذين أنعم الله عليهم وهم:النبيون،والصديقون،والشهداء،والصالحون. [تفسیر ابن عثیمین]**

(پہلا گروہ): **أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ** جن پر انعام ہوا: یعنی جن پر اللہ نے انعام کیا وہ انبیاء،صدیقین،شہداء اور صالحین ہیں۔

* **وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا (النساء:69)**

اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں اور صدیقوں اور شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں ۔

**الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ سے مراد**

* **{المغضوب عليهم}وهم اليهود وأشباه اليهود من كل من علم الحق وخالفه،فكل من علم الحق وخالفه ففيه شبه من اليهود،كما قال سفيان بن عيينة رحمه الله:من فسد من علمائنا ففيه شبه من اليهود. [تفسیر ابن عثیمین]**

(دوسرا گروہ): **المغضوب عليهم**جن پر وہ غضب ناک ہوا یہ یہود ی ہیں اور یہودی کے مشابہ لوگ ہیں جو حق کو جان کر اس کی مخالفت کرتے ہیں،ہر وہ بندہ جو حق کو جان لینے کے بعد اس کی مخالفت کرتا ہے وہ یہودیوں کی مشابہت کرتا ہے،جیسےکہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے کہا:ہمارے علماء میں سے جو بگڑ ے گا اس میں یہودیوں کی مشابہت پائی جائےگی۔

**الضَّالِّينَ سے مراد**

* **{الضالون}وهم النصارى الذين جهلوا الحق،أرادوه لكن عموا عنه،ما اهتدوا إليه،قال ابن عيينة:وكل من فسد من عبّادنا ففيه شبه من النصارى؛لأن العبّاد يريدون الخير يريدون العبادة لكن لا علم عندهم،فهم ضالون[تفسیر ابن عثیمین]**

(تیسرا گروہ): **الضالون** گمراہ کن لوگ ہیں اور یہ عیسائی ہیں جو حق سے لاعلم رہتے ہیں،انہوں نے حق کا ارادہ کیا لیکن اس سے اندھے رہ گئے،وہ اس کی طرف راستہ نہیں پا سکے،ابن عیینہ کہتے ہیں :ہمارے عبادت گزاروں میں سے جو بگڑے گااس میں عیسائیوں کی مشابہت پائی جائے گی کیونکہ عبادت کرنے والے لوگ خیراور عبادت کا ارادہ رکھتے ہیں ،لیکن ان کے پاس علم نہیں ہوتا،تو وہ گمراہ ہوتے ہیں۔

**علم اور عمل کے اعتبار سے لوگوں کی قسمیں**

**ہدایت کے اعتبار سےلوگوں کی تین اقسام**

* **ثُمَّ بَیَّنَ اَنَّ سَبِیْلَ اَهلِ هٰذِه الْهدَایَة مُغَایِرٌ لِسَبِیْلِ اَهلِ الْغَضَبِ وَاَهلِ الضَّلَالِ، فَانْقَسَمَ الْخَلْقُ اِذًا اِلٰی ثَلَاثَة اَقْسَامٍ بِالنِّسْبَة اِلٰی هٰذِه الْهدَایَة:....**
* **فَالْاَوَّلُ الْمُنْعَمُ عَلَیْه: قَائِمٌ بِالْهدٰی،وَدِیْنِ الْحَقِّ عِلْمًا وَعَمَلًا**
* **وَالضَّالُّ عَكسُه: مُنْسَلِخٌ عَنْه عِلْمًا وَعَمَلًا۔**
* **وَالْمَغْضُوْبُ عَلَیْه: عَارِفٌ بِه عِلْمًا مُنْسَلِخٌ بِه عَمَلًا.[الصلاة من کلام ابن القیم]**

پھر اللہ نے بیان کر دیا کہ ان ہدایت یافتہ لوگوں کا راستہ اہل غضب اور اہل ضلال کے راستوں سے جدا ہے،تو اس طرح اس ہدایت کی نسبت سے لوگوں کی تین قسمیں ہو گئیں:

* **انعام یافتہ لوگ** :یہ ہدایت پر قائم ہیں اورعلمی اور عملی طور پر دین حق پر قائم ہیں۔
* **اور گمرہ لوگ** :یہ ان کے برعکس ہیں،علمی اور عملی طور پر ان سے نکل چکے ہیں۔
* **اور جن پر غضب کیا گیا** :تو وہ علمی اعتبار سے تو جانتے ہیں(لیکن) عملی اعتبار سے اس سے نکل چکے ہیں۔

**"آمین "**

**آمین کہنے کی اہمیت و فضیلت**

**آمین کہنے کا حکم**

**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ {غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ}فَقُولُوا آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [صحیح البخاری:4475]**

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :جب امام  **غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ** کہے تو تم **آمِينَ** کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ موافق ہو جائے گا اس کےپچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

**آمین کہنے کی فضیلت**

**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَقَالَتْ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ [صحیح البخاری:781]**

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی **آمِينَ** کہے اور فرشتےبھی (اسی وقت) آسمان پر **آمِينَ** کہیں اس طرح کہ ایک کی **آمِينَ** دوسرے کی**آمِينَ** کے ساتھ مل گئی تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

**آمین کہنے پر اللہ کا جواب دینا**

**عن سمرة بن جندب رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم إذا قال الإمام غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم الله [صحيح الترغيب والترهيب:516] [صحیح مسلم:931]**

سمره بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ نبیﷺنے فرمایا:جب امام **غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ** کہے تو تم **آمين** کہو اللہ تمہاری (دعاؤں کا )جواب دے گا۔

**بلند آواز سے آمین کہنا**

**عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ** ﷺ **إِذَا قَرَأَ (وَلاَ الضَّالِّينَ) قَالَ «آمِينَ » وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ [سنن ابی داود:933]**

وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب **وَلاَ الضَّالِّينَ** پڑھتے تو آمین کہتے، اور اس کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتے تھے۔

**كان إذا فرغ من قراءة أم القرآن رفع صوته وقال (آمين) [السلسلة الصحيحة:464]**

آپﷺجب ام القرآن(سورۃ الفاتحہ) کی قراءت سے فارغ ہو تے تو آواز کو بلند کرتے ہو ئے آمین کہتے ۔

**یہود کا آمین سے حسد**

**عَنْ النَّبِيِّ** ﷺ **قَالَ مَا حَسَدَتْكُمْ الْيَهُودُ عَلَى شَيْءٍ مَا حَسَدَتْكُمْ عَلَى السَّلَامِ وَالتَّأْمِينِ [سنن ابن ماجة: 856]**

نبیﷺ نے فرمایا :یہود نے کسی چیز کی وجہ سے تم سے اتنا حسد نہیں کیا جتنا سلام اور آمین کی وجہ سے کیا ۔

**سورۃ الفاتحہ سے حاصل ہونے والے فوائد**

**1۔ اللہ اور بندے کے درمیان تقسیم شدہ سورت**

* **هذه السورة مقسمة بين الله وعبده؛ فـ(إياك نعبد) مع ما قبلها لله (وإياك نستعين) مع ما بعدها للعبد [القرآن تدبر وعمل]**
* یہ سورت اللہ اوراس کے بند ے کے درمیان تقسیم کی گئی ہے،
* تو**"إِيَّاكَ نَعْبُدُ**"اور اس کے ساتھ ساتھ وہ آیات جو اس سے پہلے ہیں وہ اللہ کے لیےہیں اور **وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ**اور اس کے ساتھ ساتھ وہ آیات جو اس کےبعدہیں وہ بندے کے لیے ہیں

**2۔ عبادت کے لیے استعانت کی ضرورت**

* **لن تعبد الله حق العبادة حتى يعينك الله على ذلك، ﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴾[القرآن تدبر وعمل]**
* آپ اللہ کی ہرگز عبادت نہیں کرسکتے جیسا کہ اس (کی عبادت )کا حق ہےجب تک اللہ اس (معاملے)میں آپ کی مدد نہ کرے**"إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ**"

**3۔ یہود و نصاری کے منہج کی اتباع کی ممانعت**

* **الحذر من اتباع منهج اليهود:(تقديم الهوى على الشرع)﴿ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ ﴾ومن منهج النصارى (العبادة بالبدعة والجهل) ﴿ وَلاَ الضَّالِّينَ ﴾[القرآن تدبر وعمل]**
* یہودیوں کے راستے پر چلنے سے ڈرایا گیاہےاور ان کا راستہ خواہش کو شریعت پر مقدم کرنا ہے**"ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ"**
* اور عیسائیوں کا منہج بدعت اور جہالت کے ساتھ عبادت کرنا ہے،**" وَلاَ الضَّالِّينَ"**

**4۔ سورۃ الفاتحہ میں دعا کے آداب**

**دعا سے پہلے اللہ کی تعریف کرنا" الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ "**

**عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحمد اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ [الترمذی: 3476]**

فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہےوہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺتشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر فرمایا: اے اللہ ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔تو رسول اللہ ﷺنے فرمایا اے نمازی تو نے جلدی کی۔ جب نماز پڑھ چکو توبیٹھے رہو اور اللہ کی اس طرح حمد وثناء بیان کرو جیسا اس کے شایان شان ہےپھر مجھ پر درود بھیجو اور پھر اس سے دعا کرو۔

**اللہ کے ناموں اور صفات کے وسیلے سے دعا کرنا" الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** () **مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ"**

* **وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ [الأعراف:180]**

اور سب سے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں، سو اسے ان کے ساتھ پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارے میں سیدھے راستے سے ہٹتے ہیں، انھیں جلد ہی اس کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کیا کرتے تھے۔

**اخلاص سے دعا کرنا" إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ"**

* **وَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ [الاعراف:29]** اور اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہوئے اس کو پکارو۔

**عملی نکات**

**1۔ دعا سے پہلے حمد و ثنا کرنا**

* **ادع الله، وابدأ الدعاء بالحمد والثناء عليه سبحانه كما ابتدأت سورة الفاتحة، ثم اسأله ما تريد كما ختمت السورة،﴿ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴾ ،﴿ ٱهْدِنَا ٱلصِّرَٰطَ ٱلْمُسْتَقِيمَ ﴾[القرآن تدبر وعمل]**
* اللہ سے دعا کریں،
* اور دعا کی ابتدا **اللہ** سبحانہ کی حمد و ثناء سےکریں،جیسا کہ آپ نے سورت فاتحہ کو شروع کیاہے،**"الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ "**
* پھر جو آپ چاہتے ہیں اس کے بارے میں اللہ سے سوال کریں جیسا کہ آپ نے سورت (فاتحہ)کو مکمل کیاہے۔**"اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ "** ہمیں سیدھے راستے پر چلا۔

**2۔ نیک اور صالح لوگوں کے ساتھ زیادہ وقت گزارنا**

* **حدد مجموعة من أهل الخير والصلاح وأكثر من مصاحبتهم ومجالستهم، ﴿صِرَٰطَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ﴾ [القرآن تدبر وعمل]**
* آپ نیک اور صالح لوگوں کی ایک جماعت کو متعین کریں اور ان کی صحبت و مجلس کو زیادہ سے زیادہ اختیار کریں**"صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ"**